بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ونضع الموازين القسط ليوم القيامة فلا تظلم نفس شيئاً

حقوق العباد

تصنیف

حضرت علامہ الحاج مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ

ناشر:

ادارہ تبلیغ اسلام

سیکنڈ فلور بی سی ٹاور 54 جناح کالونی فیصل آباد

فون: 602292

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ونضع الموازین القسط لیوم القیامۃ فلا تظلم نفس شیئا

حقوق العباد

از قلم

حضرت علامہ الحاج مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ

ناشر:

ادارہ تبلیغ الاسلام

سیکنڈ فلور، بی سی ٹاور 54 جناح کالونی فیصل آباد

فون: 602292

www.alqmaronline.com - www.islamforu.com.

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب ______ **حقوق العباد**

مصنف ______ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امین دامت برکاتہم العالیہ

کتابت ______

تعداد ______

قیمت ______

۱۳ ذوالقعدہ ۱۴۳۰ھ

۲ نومبر ۲۰۰۹ء

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بندہ مومن پر دو طرح کے حقوق لازم ہیں ۱۔حقوق اللہ ۲۔حقوق العباد نماز، روزہ، حج، وغیرہ حقوق اللہ ہیں اور حقوق العباد یہ ہیں کہ بندۂ مومن انسان کی جان، مال اور آبرو کی حفاظت کرے۔ یہ دونوں حقوق ادا ہوں گے تو بندہ کامل الایمان ہوتا ہے۔

آج کل ایک بہت بڑی وباء دیکھنے میں آرہی ہے کہ اکثر لوگ صرف نماز، روزہ، ورد وظیفہ کو ہی اسلام سمجھتے ہیں۔جبکہ لوگوں کا مال ناجائز طریقہ سے ہڑپ کرنے میں کوئی قباحت محسوس نہیں کرتے، لیکن اچھی طرح سن لیجئے کہ جس طرح ایمان کے بغیر نماز، روزہ، وغیرہ عبادات قبول نہیں ہوں گی، اسی طرح جو شخص دنیا میں اللہ کی مخلوق کے حقوق ادا نہیں کرتا، لوگوں کا۔شریکوں کا مال ناجائز طور پر ہڑپ کر جاتا ہے اسے بھی قیامت کے روز یہ نیکیاں، عبادات، ورد، وظائف کوئی فائدہ نہ دیں گے قرآن حکیم میں متعدد مقامات پر ناجائز مال ہڑپ کرنے سے روکا گیا ہے، اللہ تعالے ارشاد فرماتا ہے۔ ولا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل۔ اور آپس میں ایک دوسرے کا

Marfat.com

مال ناحق نہ کھاؤ۔ ﴿پ۲ البقرہ ۱۸۸ پ۵ النساء ۲۹﴾

ایک جگہ فرمایا۔ ان الذین یاکلون اموال الیتمی ظلماً انما یاکلون فی بطونہم ناراً۔ وہ جو یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ تو اپنے پیٹوں میں نری آگ بھرتے ہیں۔

﴿پ۴ا۔لنساء ۱۰﴾

اکثر لوگ جو مل کر کاروبار کرتے ہیں جنہیں ہم کاروبار میں شریک کہتے ہیں ان کے متعلق ارشاد فرمایا۔ وان کثیراً من الخلطاء لیبغی بعضہم علی بعض الا الذین آمنوا وعملو الصالحات و قلیل ماھم۔ یعنی اکثر شریک ایک دوسرے پر زیادتی کرتے ہیں مگر جو ایمان لائے اور اچھے کام کیئے مگر وہ تھوڑے لوگ ہیں۔ ﴿پ۲۳۔ص ۲۴﴾

اس آیت کریمہ سے صاف طور پر معلوم ہوا کہ اصل نیک اور صحیح العقیدہ لوگ وہ ہیں جو کلمہ طیّبہ بھی پڑھیں اور اپنے شریکوں کا مال ناجائز طور پر نہ کھائیں۔

سیدی و ابی فقیہ عصر حضرت العلام مولانا مفتی محمد امین صاحب

دامت برکاتہم العالیہ کو اللہ تعالیٰ نے ایک دردمند دل عطاء فرمایا ہے۔ آپ کی دلی خواہش ہے کہ امّت مسلمہ ہر طرح کی برائیوں سے پاک ہو جائے۔ ان کے نظریات وعقائد بھی درست ہو جائیں اور اعمال و کردار بھی۔ اسی مقصد کیلئے آپ اس پیرانہ سالی میں بھی زبان کے ذریعہ بھی امت کی راہنمائی فرماتے رہتے ہیں اور البرھان، آب کوثر، عظمت نام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم، نسبت کی اہمیت، خلیفہ اللہ اور دیگر کتب جہاں عوام کے عقائد درست رکھنے کیلئے بہترین کتب ہیں وہیں خسارہ، الانتباہ، حقوق الزوجین، نظر بد وغیرہ کتب لوگوں کے اعمال درست کرتی نظر آتی ہیں اسی سلسلہ کی تازہ کڑی ''حقوق العباد'' آپ کے ہاتھ میں ہے۔ پڑھیئے اور اس کیمطابق عمل کر کے جنت الفردوس میں اپنا محل تعمیر کرائیے۔

محمد سعید احمد اسعد غفرلہ، الاحد

خادم جامعہ امینیہ رضویہ، شیخ کالونی جھنگ روڈ فیصل آباد

۲۶ رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وحدہ والصلاۃ و السلام علٰے من لا نبی بعدہ،

اما بعد۔ اللہ تعالےٰ نے انسان کو امتحان کیلئے پیدا کیا ہے اسی لئے انسان میں نفس پیدا کر دیا اور نفس میں رذیل خصلتیں مثلاً طمع لالچ۔ حرص و ہوا خواہشات وغیرہ کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہیں تو جو شخص دنیا میں رذیل خصلتوں کو کچل کر نفس کو پامال کر کے رضاء الٰہی کا طالب بن گیا وہ تر گیا وہ ہمیشہ ہمیشہ جنت کی نعمتوں میں سرشار رہیگا اور جو شخص اللہ تعالےٰ کی رضا کے خلاف نفسانی خواہشات کی پیروی میں ہی مگن رہا وہ نامراد ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں جلتا رہے گا۔

اور نفس میں مال کی محبت اس قدر بھری ہوئی ہے جس کی نشاندہی اللہ تعالےٰ کے اس فرمان ذیشان سے ملتی ہے۔

و تحبون المال حباً جماً۔ (القرآن)

یعنی اے بندو تم مال کے ساتھ بہت ہی زیادہ محبت کرتے ہو۔ دوسری جگہ فرمایا: الھاکم التکاثر حتیٰ زرتم المقابر۔ (القرآن)

یعنی اے بندو تمھیں مال کی کثرت کی محبت نے (قبر و آخرت) سے

Marfat.com

غافل کر دیا ہے۔ اور یہ مال جمع کرنے کی محبت قبر میں جانے تک رہتی ہے

پھر فرمایا:

کلا سوف تعلمون ثم کلا سوف تعلمون.

ہاں ہاں تمہیں وہاں پتہ چل جائیگا ضرور پتہ چل جائیگا۔

پھر اگر مال و دولت کی محبت پر کنٹرول نہ کیا جائے تو یہاں تک پہنچ جاتی ہے جس کی نشاندہی رحمت کائنات ﷺ نے یوں فرمائی ہے۔

عن ابن عباس عن النبی ﷺ قال: لو کان لابن آدم وادیان من مال لابتغیٰ ثالثا ولا یملا جوف ابن آدم الا التراب ویتوب اللہ علے من تاب۔ (صحیح بخاری)

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اگر انسان کیلئے دو وادیاں مال کی ہوں تو وہ چاہے گا کہ ایک وادی اور مل جائے۔ اور انسان کے پیٹ کو صرف قبر کی مٹی ہی بھر سکتی ہے۔ اور جو شخص توبہ کر لے اللہ تعالے اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔

اور یہ مال کی محبت ظلم و ستم اور بے راہ روی کی طرف لے جاتی ہے۔

Marfat.com

تنبیہ

مال خود بری چیز نہیں مال بہترین معاون ہے غور کریں کہ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالے عنہ کے پاس مال تھا تو دو بار نبی اکرم حبیب محترم ﷺ سے جنت خریدی۔

اور یہ مال کی بھلائی اس وقت تک ہے کہ مال کی محبت کنٹرول میں رہے اور اگر مال کی محبت حد سے بڑھ جائے تو یہی مال دوزخ جانے کا ذریعہ بن جاتا ہے۔

بعض بزرگ فرماتے ہیں کہ زندگی کی مثال کشتی کی طرح ہے جو کہ پانی کے بغیر نہیں چل سکتی لیکن پانی اسی حد تک مفید اور بہتر ہے کہ کشتی سے باہر باہر رہے اور اگر پانی کشتی کے اندر آ گیا تو کشتی ڈوب جائے گی یوں ہی اگر مال کی محبت دل سے باہر باہر رہے تو نہایت مفید ہے۔ لیکن اگر مال کی محبت دل میں گھر کر گئی تو انسان کو ڈبو دیگی دوزخ میں پھینک دیگی۔

لہذا اے میرے بھائی اے میرے آقا ﷺ کے امتی مال کو کنٹرول میں رکھ کسی پر ظلم نہ ہو کسی کا حق نہ مارا جائے۔ ذیل میں چند احادیث

Marfat.com

مبارکہ اسی کے متعلق تحریر کی جاتی ہیں ۔خدارا ایک بار ان کو غور سے پڑھیں ہوسکتا ہے کہ آپ تباہی اور دوزخ کے عذاب سے بچ کر جنت بریں میں اعلےٰ مقام حاصل کرسکیں۔

﴿حدیث ا﴾

عن ابی هريرة قال: قال رسول الله ﷺ من كانت له مظلمة لاخيه من عرضه اوشئى فليتحلله منه اليوم قبل الايكون دينار ولا درهم ان كان له عمل صالح اخذ منه بقدر مظلمته و ان لم يكن له حسنات اخذ من سيئات صاجه فحمل عليه۔

(رواہ البخاری۔مشکواۃ ص۔۴۳۵)

فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے جس کسی پر کسی دوسرے مسلمان کا حق ہوسامان و مال وغیرہ سے تو وہ دنیا میں ہی ادا کردے یا بخشوالے اس دن سے پہلے کہ اس دن نہ دینار ہوں گے نہ درھم پھر اگر اس مدیون کی نیکیاں ہوئیں تو حقدار کے حق کے مطابق لے کر حقدار کو دلائی جائیں گی

اور اگر مدیون کی نیکیاں نہ ہوئیں تو حقدار کے گناہ اس مدیون (مقروض) کے ذمہ ڈال دیے جائینگے۔

﴿حدیث ۲﴾

عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ ﷺ قال اتدرون ما المفلس قالوا المفلس فینا من لادرہم لہ ولا متاع فقال ان المفلس من امتی من یاتی یوم القیامۃ بصلاۃ و صیام و زکاۃ ویاتی قد شتم ہٰذا و قذف ہٰذا و اکل مال ہٰذا وسفک دم ہٰذا وضرب ہٰذا فیعطی ہٰذا من حسناتہ و ہٰذا من حسناتہ فان فنیت حسناتہ قبل ان یقضی ماعلیہ اخذ من خطایاہ فطرحت علیہ ثم طرح فی النار۔

(رواہ مسلم مشکوۃ ص۴۳۵)

فرمایا: رسول اکرم ﷺ نے اے میرے صحابہ کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہوتا ہے صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ہم مفلس اس کو

Marfat.com

کہتے ہیں جس کے پاس روپیہ پیسہ نہ ہو اور نہ ہی دنیا کا سامان ہو یہ سن کر فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مفلس وہ ہے جو کہ قیامت کے دن بہت ساری نیکیاں نماز روزہ زکاۃ وغیرہ لے کر اللہ تعالے کے دربار حاضر ہو لیکن اس نے (دنیا میں) کسی کو گالی دی ہوگی کسی پر تہمت لگائی ہوگی کسی کا مال کھایا ہوگا کسی کو مارا کسی کو قتل کیا ہوگا تو ایسے شخص کی نیکیاں حق والوں کو دی جائینگی پھر اگر حق پورا نہ ہوا تو حق والوں کے گناہ اس پر ڈال دیئے جائینگے اور اسے دوزخ میں پھینک دیا جائیگا۔

اس حدیث پاک کی شرح میں حضرت ملّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: فیه اشعار بانه لاعفو ولا شفاعة فی حقوق العباد۔ لیعنی یہ فرمان کہ اس کو دوزخ میں پھینک دیا جائے گا اس میں اشارہ ہے کہ نہ تو حقوق العباد میں معافی ہوگی نہ کوئی شفاعت کریگا

حسبنا الله و نعم الوكيل

﴿حدیث ۳﴾

قال رسول الله ﷺ لتودّن الحقوق الى اهلها يوم

Marfat.com

القيامة حتى يقاد للشاة الجلجاء من الشاة القرناء۔

(رواہ مسلم ۔ مشکواۃ ص ۴۳۵)

فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے دن ضرور بالضرور حق والوں کو حق دلایا جائیگا حتی کہ اگر دنیا میں بے سینگ والی بکری کو سینگ والی بکری نے مارا ہوگا تو اس سے بھی بدلہ لیا جائیگا۔

﴿حدیث ۴﴾

عن عائشه رضى الله تعالىٰ عنها قالت قال: رسول الله ﷺ الدواوين ثلاثة ديوان لا يغفر الله الاشراك بالله يقول الله تعالىٰ عزّوجلّ ان الله لا يغفر ان يشرك به و ديوان لايتركه الله ظلم العباد فيما بينهم حتى يقصّ بعضهم من بعض و ديوان لايعبا الله به ظلم العباد فيما بينهم و بين الله عزوجل فذالک الى الله ان شآء عذبه وان شآء تجاوز عنه۔ (مشکواۃ ص ۴۳۵)

فرمایا: حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حق تین قسم کے ہیں ایک حق ایسا ہے کہ اللہ تعالے ہرگز نہ بخشے گا وہ شرک ہے دوسرا حق وہ ہے جو کہ اللہ تعالے ہرگز نہیں چھوڑے گا وہ حق ہے حقوق العباد یعنی بندوں کے آپس میں حقوق، حتی کہ اللہ تعالے حق والے کیلئے ضرور بدلہ لے گا اس سے جس پر حق ہے تیسرا حق وہ ہے کہ اللہ اس کی پرواہ نہیں فرمائے گا وہ وہ گناہ ہیں جو بندے نے اللہ تعالے کے حق میں کئے ہونگے ایسے گناہ اللہ تعالے کی سپرد ہیں چاہے سزا دے چاہے معاف فرمادے۔

حدیث ۵

عن ابی قتادہ قال :قال رجل یا رسول اللہ ﷺ ارایت ان قتلت فی سبیل اللہ صابرا محتبسا مقبلا غیر مدبر یکفر اللہ عنی خطایا ی فقال رسول اللہ ﷺ نعم فلما ادبر نٰاداہ فقال نعم الّا الدین کذالک قال جبریل۔ (رواہ مسلم۔ مشکواۃ ص ۲۵۲)

ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمائیے کہ اگر میں اللہ تعالے کے راستہ میں صبر کرتا ہوا صرف ثواب کی نیت سے آگے بڑھتے

Marfat.com

ہوئے جنگ میں شہید ہو جاؤں تو کیا میرے گناہ بخش دیئے جائینگے یہ سنکر فرمایا: ہاں تیرے سارے گناہ بخش دئے جائینگے جب وہ واپس جانے لگا تو سرکار نے اسے بلایا اور بلا کر فرمایا: سارے گناہ بخش دئے جائینگے مگر جو کسی کا دینا ہے وہ معاف نہیں ہو گا نیز فرمایا: یہ مجھے جبریل علیہ السلام نے پیغام دیا ہے۔

﴿حدیث ۶﴾

عن عبداللہ بن عمرو ان رسول اللہ ﷺ قال یغفر للشہید کل ذنب الّا الدین۔

(صحیح مسلم۔ مشکواۃ ص۲۵۲)

بیشک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شہید کے سارے گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں مگر جو اس کے ذمہ قرضہ ہو وہ معاف نہیں ہو گا۔

﴿حدیث ۷﴾

عن ابی ہریرہ قال: قال رسول اللہ ﷺ نفس

Marfat.com

المؤمن معلقة بدنيه حتى يقضى عنه۔

(رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ۔ مشکوٰۃ ص ۲۵۲)

فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مؤمن کی روح اس قرضہ کے بدلے جو اس نے کسی کا دینا تھا لٹکی رہے گی جب تک اس کی طرف سے قرضہ نہ ادا کر دیا جائے۔

﴿حدیث ۸﴾

عن ابی موسی عن النبی ﷺ قال: ان اعظم الذنوب عند الله ان يلقاه بها عبد بعد الكبائر التى نهى الله عنها ان يموت رجل و عليه دين لا يدع قضاً۔ (رواہ احمد وابوداود۔ مشکوٰۃ ص ۲۵۳)

فرمایا رسول اکرم ﷺ نے اللہ تعالے کے نزدیک ان بڑے بڑے گناہوں میں سے جن سے اللہ تعالے نے منع فرمایا ہے سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالے کے دربار حاضر ہوا اور اس پر قرضہ ہو اور وہ ادائیگی کیلئے مال چھوڑ کر نہ گیا ہو۔

﴿حدیث ۹﴾

عن محمد بن عبداللہ ابن جحش قال کنا جلوسا بفناء المسجد حیث یوضع الجنائزورسول اللہ ﷺ جالس بین اظهر نا فرفع رسول اللہ ﷺ بصره قبل السمآء فنظر ثم طاطا بصره ووضع یدیه علی جبهته قال سبحان اللہ سبحان اللہ ماذا انزل من التشدید قال فسکتنا یومنا ولیلتنا فلم نرا لاخیراً حتی اصبحنا قال محمد فسالت رسول اللہ ﷺ ماالتشدید الذی نزل قال فی الدین و الذی نفس محمد بیده لوان رجلا قتل فی سبیل اللہ ثم عاش ثم قتل فی سبیل اللہ ثم عاش ثم قتل فی سبیل وعلیه دین ما دخل الجنة حتی یقضی دینه۔

(رواه احمد فی شرح السنة۔ مشکوٰۃ ص ۲۵۴)

Marfat.com

سیدنا محمد بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک دن ہم فنائے مسجد میں جہاں جنازے رکھے جاتے ہیں بیٹھے تھے اور ہمارے درمیان سید العالمین ﷺ جلوہ افروز تھے تو اچانک رسول اکرم ﷺ نے نظر مبارک آسمان کی طرف اٹھائی کچھ دیکھا پھر نظر مبارک نیچے کر لی اور دونوں ہاتھ مبارکہ پیشانی مبارکہ پر رکھ کر فرمایا سبحان اللہ، سبحان اللہ کتنی سختی نازل ہوئی ہے ہم ایک دن ایک رات انتظار میں رہے کہ (وہ کیا سختی ہے) پھر صبح کو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ کیا سختی ہے یہ سنکر فرمایا وہ دین (قرضہ) کے بارے میں سختی نازل ہوئی ہے پھر فرمایا: مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر کوئی شخص اللہ تعالے کی راہ میں شہید ہو جائے اور وہ پھر زندہ ہو پھر شہید ہو جائے پھر زندہ ہو پھر شہید ہو جائے اوراس کے ذمہ دین (قرضہ) ہو وہ جنت نہیں جا سکتا تاوقتیکہ اس کا قرضہ ادا نہ کر دیا جائے۔

Marfat.com

﴿حدیث ۱۰﴾

سیدنا ابوسعید رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا ایک دن رسول اکرم ﷺ نے خطبہ دیا اور خطبہ کے دوران فرمایا: خیارکم من اذا کان علیہ دین احسن القضاء و ان کان لہ اجمل فی الطلب و شرارکم من اذا کان علیہ دین اساء القضاء و ان کان لہ افحش فی الطلب الخ۔

(ترمذی شریف۔ مشکوۃ ص ۲۴۸)

یعنی اے میری امت تم میں سے بہتر وہ ہے کہ اگر اس نے کسی کا دینا ہو تو اچھے طریقے سے ادا کر دے اور اگر اس نے لینا ہو تو نرمی کرے اور تم میں سے بدترین وہ ہے کہ اگر اس کے ذمہ قرضہ ہو تو صحیح طور ادا نہ کرے اور اگر اس نے کسی سے حق لینا ہو تو سخت طور پر مطالبہ کرے۔

﴿حدیث ۱۱﴾

عن ابی ھریرۃ عن النبی ﷺ قال: لعن عبد الدینار و عبد الدرھم۔ (رواہ الترمذی۔ مشکوۃ۔ ص ۴۴۱)

Marfat.com

سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: درھم ودینار کا یعنی مال ودولت کا بندہ ملعون ہے۔ لعنتی ہے۔

﴿نوٹ﴾ بندہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ دولت کا ہی ہو کر رہ جائے حق والوں کے حق کی پرواہ نہ کرے۔ (واللہ تعالے اعلم)

﴿حدیث ۱۲﴾

عن کعب بن عیاض قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول ان لکل امۃ فتنۃ و فتنۃ امتی المال۔

(رواہ الترمذی۔ مشکواۃ ص۴۴۲)

یعنی فرمایا رسول اکرم شفیع معظم ﷺ نے ہر امت کیلئے کوئی نہ کوئی امتحان ہوتا ہے اور میری امت کا امتحان مال ہے۔

﴿نوٹ﴾ یعنی جو مال کے معاملہ میں راہ راست پر چل گیا وہ کامیاب ہو گیا اور جس نے بے راہ روی اختیار کی وہ ڈوب گیا۔ عموماً دیکھا گیا ہے کہ مالدار لوگ اگر کسی کا دینا ہو تو ٹال مٹول سے کام لیتے ہیں یعنی آج دیتے ہیں کل دیتے ہیں آخر دینا ہے۔ ہمارا انکار نہیں ہے۔

Marfat.com

دینگے ضرور یوں کرتے وقت گزار دیتے ہیں یہ بھی سراسر ظلم ہے۔زیادتی ہے قیامت کے دن سخت باز پرس ہوگی اللہ تعالے ہدایت عطا کرے۔

کچھ حضرات حقوق العباد کی پرواہ نہیں کرتے۔لیکن صدقہ خیرات بہت کرتے ہیں یہ سراسر دھوکہ فریب ہے۔اگر کسی نے کسی دوسرے کے دس روپے دینے ہوں اور وہ لاکھوں روپے صدقہ خیرات کردے تو وہ بچ نہیں سکتا۔کیونکہ صدقہ خیرات تو فرض نہیں مگر جو کسی کا دینا ہے وہ فرض ہے۔لہذا وہ دس روپے کے بدلے قیامت کے دن پکڑا جائیگا۔

اپیل

اے میرے عزیز اے میرے محترم میں نے بارہ احادیث مبارکہ صرف آپ کی خیر خواہی کے لئے تحریر کی ہیں اللہ تعالے ہم سب کو خواب غفلت سے بیدار کرے اور ہم سوچیں سمجھیں کہ چند روزہ زندگی بے وفا زندگی دھوکہ کی زندگی۔ساتھ چھوڑ جانے والی زندگی پر فریفتہ ہو کر قبر اور آخرت کو بھول نہ جائیں۔اس بے وفا اور گدلی زندگی کا اس

آخرت کی زندگی کے ساتھ موازنہ کرنا ہوتو آقا رحمت کائنات ﷺ سے پوچھ لیں کہ اس زندگی کی اُس زندگی کے سامنے کیا حیثیت ہے تو ہمیں بخوبی پتہ چل سکتا ہے۔ حدیث پاک سنیں۔ عن مستورد بن شداد قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول واللہ ماالدنیا فی الآخرۃ الامثل ما یجعل احدکم اصبعہ فی الیم فلینظر بم یرجع۔ (رواہ مسلم۔ مشکوٰۃ ص ۴۳۹)

سیدنا مسورد صحابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے فرمایا: اللہ تعالے کی قسم دنیاوی زندگی اخروی زندگی کے مقابلہ میں اتنی ہے جیسے کوئی تم میں سے سمندر میں انگلی کو ڈبو کر اٹھائے پھر دیکھے کہ اس انگلی کی تری کو سمندر کے پانی کے ساتھ کیا نسبت ہے۔

اے میرے محترم اے میرے بزرگ ہم تھوڑا سا گریبان میں منہ ڈال کر سوچیں کہ سمندر کے پانی کے ساتھ انگلی کی تری کو کیا نسبت ہو سکتی ہے یوں ہی اس دنیا کی سو سالہ زندگی، میں کہتا ہوں کہ اگر دنیا میں آپ کی زندگی ہزار یا دو ہزار سال بھی ہو جائے تو اس زندگی کے ساتھ کیا نسبت جس کا دوسرا کنارہ ہی نہیں۔ خالدین فیھا ابداً۔

Marfat.com

ہمیشہ ہمیشہ اُس زندگی میں رہنا ہے۔لیکن افسوس صد افسوس کہ اس ناپائیدار اور گدلی دھوکہ فریب کی زندگی پر ہی فریفتہ ہو چکے ہیں۔

تیرے مگر شکاری موت دے بیٹھے نے گھات لگا
جد دھون کرڑ کی آگئی پھر پیش نہ جاسی کا
نت ویکھیں توں بار لدیندے تینوں اجے نہ فکر تیاری دا
تینوں بھی جگ کہسی ایک دن مرگیا اج فلانا اے

حضرت بوعلی شاہ قلندر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

ہر چہ مے بینی بگرداب جہاں = چوں حباب از چشم تو گردونہاں
ناگہ از گورت برآید ایں صدا = واحسرتا واحسرتا واحسرتا

یعنی اے غافل انسان جو کچھ تو اس جہاں کے گرداب میں دیکھتا ہے یہ پانی کے بلبلے کی طرح اچانک مٹ جائے گا۔پھر تیری قبر سے آوازیں آئینگی ہائے افسوس۔ہائے افسوس۔ہائے افسوس۔

مگر اس وقت کا افسوس کسی کام نہیں آیگا پھر انسان قبر میں جا کر کہے گا۔

قال رب ارجعون لعلی اعمل صالحاً فیما ترکت کلا کہے گا یا اللہ مجھے ایک بار پھر دنیا میں بھیج تا کہ میں جو کچھ چھوڑ آیا ہوں

نیک کام کر کے آؤں اللہ تعالے فرمائے گا۔ یہ ہرگز نہیں ہوسکتا کہ تجھے دوبارہ دنیا میں بھیج دیا جائے۔

اے میرے بزرگ یہ سارا شاخسانہ دنیا کی محبت کا ہے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: حب الدنیا راس کل خطیئۃ ۔ دنیا کی محبت ہی ہر برائی کی جڑ ہے۔

اے میرے عزیز میرے محترم یہ جو کچھ ہم بیوی بچوں کی خاطر دھوکہ فریب کرتے ہیں۔ یہ بیوی بچے ساتھ نہ جائیں گے۔

لہذا اے میرے عزیز ہمیں چاہیئے کہ ہم جس کسی کا حق بنتا ہے فوراً ادا کر دیں خواہ فیکٹری کارخانہ بیچ کر کرنا پڑے پھر اگر آپ خیال کریں کہ بیوی بچوں کا کیا بنے گا تو میرے محترم بیوی بچوں کے رازق آپ نہیں بلکہ رازق وہ اللہ جل جلالہ، ہے جس کا قرآن مجید میں اعلان ہے۔

ان اللہ ھو الرزاق ذوالقوۃ المتین۔

(ترجمہ) بیشک اللہ تعالے ہی رزق دینے والا بڑی مظبوط طاقت کا مالک ہے۔ نیز فرمایا: نحن نرزقھم وایاکم ۔ یعنی تمہاری اولاد کو بھی ہم رزق دیتے ہیں اور تمہیں بھی ہم رزق دیتے ہیں۔

Marfat.com

بچہ ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے تو فرشتہ لکھ دیتا ہے کہ اس نے اپنی زندگی میں اتنے سیر اتنے تولے ماشے کھانا ہے۔ اللہ کی قسم اس لکھے میں سے ایک دانہ بھی کم نہیں ہو سکتا پھر ہم کیوں اولاد کی فکر کریں اللہ تعالے ہمیں سمجھ عطا کرے۔ حسبنا اللہ و نعم الوکیل۔

آخر میں کچھ اشعار بطور نصیحت لکھے جاتے ہیں۔

زر کی محبت جو تجھے پڑ جائے گی بابا = دکھ اس میں تیری روح بہت پائیگی بابا
ہر کھانے کو ہر پینے کو ترسائے گی بابا = دولت جو تیری یاں ہے نہ کام آئیگی بابا۔
پھر کیا تجھے اللہ سے ملوائیگی بابا

دولت جو تیرے گھر میں پھولی ہے جوں پھول = مردود بھی کرتی ہے اور کرتی بھی مقبول
جو چاہے تیرے ساتھ چلے یاں سے یہ مجہول = زنہار خبردار ہو اس بات کو تو مت بھول
یہ خندی تیرے ساتھ نہیں جائیگی بابا

یہ تو کسی کے پاس رہی ہے نہ رہیگی = جو اوروں سے کرتی ہے تیرے ساتھ کریگی
کچھ شک نہیں اس میں جو بڑھی ہے گھٹیگی = جب تک تو جئے گا تجھے چین نہ دیگی
اور روح تیری قبر میں چلائیگی بابا

تو لاکھ اگر مال کے صندوق بھریگا = ہے یہ تو یقین اکدن تو مریگا
پھر بعد تیرے اس پر جو ہاتھ دھریگا = وہ ناچ مزے دیکھیگا اور عیش کریگا
لیکن تیری روح قبر میں پچھتائیگی بابا

ہوش سے کر گنج قارون گنج پہ ذرا دھیان = جیسا ہی اسے اس نے کیا خوب پریشان
ویسا ہی مزہ تجھ کو بھی دکھلائیگی بابا

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ۔والصلاۃ والسلام علے حبیبہ ونبیہ ورسولہ سیدالعالمین وعلے الہ واصحابہ اجمعین۔

میں نے یہ مضمون اس لئے لکھا ہے کہ حبیب خدا سید انبیاء ﷺ کو امت پیاری ہے اور جو امت کا بھلا کرے وہ امت کے والی ﷺ کا پیارا بن جاتا ہے اور جو ان کا پیارا ہوگا وہ یقیناً اللہ تعالے کو پیارا ہوگا۔ اللہ تعالے میری اس کاوش کو قبول فرمائے اور ہم سب کو شریعت مطہرہ پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔

و ما ذالک علے اللہ بعزیز۔

محتاج دعاء : ابوسعید محمد امین غفرلہ ولوالدیہ والاحبابہ محمد پورہ فیصل آباد

۲۳ شعبان المعظم ۲۵ھ

09-10-04

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی نبیہ وحبیبہ سید العالمین وعلی الہ واصحابہ اجمعین

اما بعد ایقین جان لینا چاہیے کہ عشق رسول اور محبت مصطفےٰ ﷺ بہت بڑی دولت ہے۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ کے ساتھ محبت رکھنا یہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں تلوار چلانے یعنی جہاد کرنے سے بھی افضل ہے۔

ایک ایمان افروز واقعہ

حضرت انس صحابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک صحابی دربار رسالت ﷺ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ قیامت کب آئے گی یہ سن کر سید دوعالم ﷺ نے فرمایا اے پوچھنے والے تو یہ بتا تو نے قیامت کے دن کے لئے کیا تیاری کی ہے انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کوئی تیاری نہیں لیکن میرے دل میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت ہے۔ رحمت دوعالم ﷺ یہ سن کر خوش ہو گئے اور فرمایا اے صحابی قیامت کے دن تو اسی کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ تیری محبت ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ محبت رسول ﷺ ہی سب سے اونچی نیکی ہے۔

(نیز) خواجہ غلام علی دہلوی قدس سرہ فرماتے ہیں ایک دن مجھے اللہ تعالیٰ کی بے نیازی سے بہت ڈر لگا زیادہ ہی پریشان ہوا تو رات کو خواب میں حبیب خدا ﷺ کے دیدار سے مشرف ہوا۔ سرکار نے فرمایا غلام علی جو ہم سے محبت کرتا ہے وہ دوزخ نہیں جائے گا۔ الحاصل محبت مصطفےٰ اور عشق رسول ﷺ بہت بڑی دولت ہے۔ اور اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے دل میں عشق مصطفےٰ ﷺ پیدا ہو تو آپ مندرجہ ذیل کتابوں کا مطالعہ کریں۔

- آب کوثر
- عظمت نام مصطفےٰ ﷺ
- مقام مصطفےٰ ﷺ
- حمایت رسول ﷺ
- فضائل سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا

مفت ملنے کا پتہ:

ادارہ تبلیغ الاسلام،

سیکنڈ فلور، بی سی ٹاور 54 جناح کالونی فیصل آباد۔ سے مفت حاصل کی جا سکتی ہیں۔ فون 602292

لیکن دستی حاصل کریں۔

Title Designed by: Zaheer Graphics LHR. Mob: 0333-4297437